نمازفجرکے بعدپڑھے جانے والے اوراد

مجیب: مولانامحمدشفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3504

تاریخ اجراء: 12رجب المرجب1446ھ/13جنوری2025ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

فجر کے بعد ذکرواذکار پڑھنے چاہییں یا پھر سورہ یٰسین ؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

احادیث مبارکہ میں نمازفجر کے بعد مطلقاً ذکرواذکار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، جس میں دعا، تلاوت، علمی تکرار، نیکوں کا تذکرہ وغیرہ سب شامل ہے، بالخصوص سورۃ یسین کی اس وقت میں تلاوت کرنے کی خاص فضیلت بھی آئی ہے کہ "جو شخص صبح سورہ یسین کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔"لہذا ممکنہ صورت میں دونوں ہی کام کیے جائیں، دونوں ہی باعثِ فضیلت وبرکت ہیں، اور اگر کوئی ایک کام کیا جائے یعنی سورۃ یسین پڑھ لی جائے یا پھر دیگر ذکرواذکار کرلیے جائیں تو اس میں بھی حرج نہیں، اور اگر کسی ایک کام کا معمول بنالیا جائے، تو بھی حرج نہیں جبکہ اس کو واجب وضروری نہ سمجھے۔

سنن ترمذی شریف میں ہے"عن أنس قال: قال رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم: "من صلى الغداة في جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس، ثم صلى ركعتين كانت له كأجر حجة وعمرة، قال: قال رسول الله صلى الله علیہ وسلم: «تامة تامة تامة "ترجمہ: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نمازِ فجر باجماعت پڑھی، پھر وہیں بیٹھ کر آفتاب طلوع ہونے تک ذکر الٰہی کرتا رہا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے یہ نماز ایک حج و عمرہ کے اجر کی طرح ہوگی، حضرت انس کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ نماز بالکل کامل و تام حج و عمرہ کے برابر ہے۔(سنن الترمذی، ج02، ص481، مطبعة مصطفى البابى)

سنن ابو داؤد میں ہے ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لأن أقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلاۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس أحب إلي من أن أعتق أربعۃ من ولد إسماعیل“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا اس قوم کے ساتھ بیٹھنا جو نمازِ فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کرتی ہے مجھے اولادِ اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (سنن ابی داؤد، ج5، ص508، دار الرسالۃ العالمیہ)

اس کے تحت مرقاۃ میں ہے ”(یذکرون اللہ) وھو یعم الدعاء والتلاوۃ ومذاکرۃ العلم وذکر الصالحین۔۔ ولعل ذکر أربعۃ لأن المفضل مجموع أربعۃ أشیاء: ذکر اللہ، والقعود لہ، والاجتماع علیہ، والاستمرار بہ إلی الطلوع“ ترجمہ: ایسی قوم جو اللہ کا ذکر کرتی ہے، ذکر سے مراد عام ہے، جیسے دعا، تلاوت قرآن، علمی مذاکرہ اور صالحین کا ذکر اور شاید چار غلاموں کی آزادی کا ذکر اس لیے کیا کیونکہ باعث فضیلت چیز کا مجموعہ چار چیزیں ہیں، ذکر الٰہی، اس کے لیے بیٹھنا، جمع ہونا اور طلوع تک اس پر استمرار۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج02، ص770، دار الفکر، بیروت)

سنن دارمی میں ہے ”عن عطاء بن أبي رباح، قال: بلغني أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قرأ یس في صدر النھار، قضیت حوائجہ“ ترجمہ: عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دن کے پہلے حصے (صبح) میں سورہ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی تمام ضروریات پوری کر دی جاتی ہیں۔ (سنن دارمی، فضائل القرآن، باب: في فضل یس، جلد04، صفحہ2150، مطبوعہ دار المغني)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم